اعلیٰ حضرت

فاضل بریلوی کا نعتیہ دیوان

حدائق بخشش کامل

مدینہ پبلشنگ کمپنی

مشہور محل۔ کراچی

اِنَّ مِنَ الشِّعرِ لَحِکمَۃً وَاِنَّ مِنَ البَیَانِ لَسِحرًا

مجدد ملت اعلیٰ حضرت فاضل بریلی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

کا

نعتیہ کلام

حصہ اول

حدائقِ بخشش

۱۳۲۵ھ

شائع کردہ

مدینہ پبلشنگ کمپنی

میکلوڈ روڈ، کراچی

[illegible] (مشہور آفسٹ پریس کراچی)

تیری سرکار میں لاتا ہے رضا اسکو شفیع
جو مرا غوث ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا

وصل دوم در منقبت آقائے اکرم

حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

سر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا
اولیا ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا

کیا دبے جس پہ حمایت کا ہو پنجہ تیرا
شیر کو خطرے میں لاتا نہیں کتا تیرا

تو حسینی حسنی کیوں نہ محی الدیں ہو
اے خضر مجمع بحرین ہے چشمہ تیرا

قسمیں[1] دیدے کے کھلاتا ہے پلاتا ہے تجھے
پیارا اللہ ترا چاہنے والا تیرا

مصطفےٰ کے تن بے سایہ کا سایہ دیکھا
جس نے دیکھا مری جاں جلوۂ زیبا تیرا

ابن زہرا کو مبارک ہو عروس قدرت
قادری پائیں تصدق مرے دولھا تیرا

کیوں نہ قاسم ہو کہ تو ابن ابی القاسم ہے
کیوں نہ قادر ہو کہ مختار ہے بابا تیرا

نبوی مینہ علوی فصل بتولی گلشن،
حسنی پھول حسینی ہے مہکنا تیرا

نبوی ظل علوی برج بتولی منزل
حسنی چاند حسینی ہے اُجالا تیرا

نبوی خور علوی کوہ بتولی معدن
حسنی لعل حسینی ہے تجلا تیرا

---

[1] سیدنا فرمود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ مرا صغیرا یندیا عبد القادر بحق علیک کل دبحق علیک اشرب الخ ۱۲ منہ

بحر و بر[۱] شہر و قریٰ سہل و حزن دشت و چمن
کون سے چک پہ پہنچتا نہیں دعوےٰ تیرا

حسنِ نیت ہو خطا پھر کبھی کرتا ہی نہیں
آزمایا ہے یگانہ ہے دوگانہ تیرا

عرضِ احوال کی پیاسوں میں کہاں تاب مگر
آنکھیں اے ابرِ کرم تکتی ہیں رستا تیرا

موت نزدیک گناہوں کی تہیں میل کے خول
آ برس جا کہ نہا دھو لے یہ پیاسا تیرا

آب آمد وہ کہے اور میں تیمم برخاست
مشتِ خاک اپنی ہو اور نور کا اہلا تیرا

جان تو جاتے ہی جائیگی قیامت یہ ہے
کہ یہاں مرنے پہ ٹھیرا ہے نظارا تیرا

تجھ سے در، در سے سگ اور سگ سے ہے مجھ کو نسبت
میری گردن میں بھی ہے دور کا ڈورا تیرا

اس نشانی کے جو سگ ہیں نہیں مارے جاتے
حشر تک میرے گلے میں رہے پٹا تیرا

میری قسمت کی قسم کھائیں سگانِ بغداد
ہند میں بھی ہوں تو دیتا رہوں پہرا تیرا

تیری عزت کے نثار اے مرے غیرت والے
آہ صد آہ کہ یوں خوار ہو بردا تیرا

بد سہی، چور سہی مجرم و ناکارہ سہی
اے وہ کیسا ہی سہی ہے تو کریما تیرا

مجھ کو رسوا بھی اگر کوئی کہے گا تو یونہی
کہ وہی نا وہ رضاؔ بندۂ رسوا تیرا

ہیں رضاؔ یوں نہ بلک تو نہیں جید[۲] تو نہ ہو
سیدِ[۳] جیدِ ہر دہر ہے مولا تیرا

---

[۱] حضرت شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ در اوائل مر اصحاب رامی فرمود کہ اولیاء عراق مرا تسلیم کردہ اند بعد از مدتے فرمود کہ این زمان جمیع زمین شرق و غرب و بر و بحر و سہل و جبل مرا تسلیم کردہ اند و ہیچ ولی از اولیا نماند در آن وقت مگر آنکہ بر شیخ آمد و تسلیم کرد و اقرار بقطبیت ۱۲ تحفہ قادریہ [۲] اشارہ بقول او رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان لم یکن مریدی جیدا فانا جید [۳] علی وزان قولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ والمعنی اطلاق التفضیل الا من خص بدلیل کما حققنا فی المجیر المعظم شرح مدحیتنا الاکسیر الاعظم ۱۲

وردیاں بولتے ہیں ہرکارے پہرہ دیتے سوار پھرتے ہیں
رکھیے جیسے ہیں خانہ زاد ہیں ہم مول کے عیب دار پھرتے ہیں
ہائے غافل وہ کیا جگہ ہے جہاں پانچ جاتے ہیں چار پھرتے ہیں
بائیں رستے نہ جا مسافر سن مال ہے راہ مار پھرتے ہیں
جاگ سنسان بن ہے رات آئی گرگ بہرِ شکار پھرتے ہیں
نفس یہ کوئی چال ہے ظالم جیسے خاصے بجار پھرتے ہیں

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضاؔ
تجھ سے کتے ہزار پھرتے ہیں

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں جس راہ چل گئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں
جب آگئی ہیں جوشِ رحمت پہ ان کی آنکھیں جلتے بجھا دیئے ہیں روتے ہنسا دیئے ہیں
اک دل ہمارا کیا ہے آزار اس کا کتنا تم نے تو چلتے پھرتے مردے جلا دیئے ہیں
ان کے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو جب یاد آگئے ہیں سب غم بھلا دیئے ہیں
ہم سے فقیر بھی اب پھیری کو اٹھتے ہوں گے اب تو غنی کے در پر بستر جما دیئے ہیں
اسرا میں گزرے جس دم بیڑے پہ قدسیوں کے ہونے لگی سلامی پرچم جھکا دیئے ہیں
آنے دو یا ڈبو دو اب تو تمہاری جانب کشتی تمہیں پہ چھوڑی لنگر اٹھا دیئے ہیں
دولہا سے اتنا کہہ دو پیارے سواری روکو مشکل میں ہیں براتی پر خار بادیئے ہیں

اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ سورہ توبہ آیت نمبر ۲۸

رضاخانی مذہب

کامل

جس میں بریلویوں کے گمراہ کن عقائد کی نقاب کشائی کی گئی

ترجمانِ اہلِ سنت

علامہ سعید احمد قادری

ناشر:

راشدیہ اکیڈمی

اورنگی ٹاؤن سیکٹر نمبر ۱۱
جامع مسجد باب الاسلام کراچی

نام کتاب :رضا خانی مذہب

نام مصنف :علامہ سعید احمد قادری حنفی دیوبندی (سابقہ بریلوی)

ناشر : الحسنین اکیڈمی کراچی

اشاعت : اول

قیمت

کتاب حاصل کرنے کیلئے درج ذیل اداروں سے رابطہ کریں۔

1. احسنی کتب خانہ مدرسہ احسن العلوم گلشن اقبال کراچی۔
2. مکتبہ علی و معاویہ سعید آباد کراچی
3. اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن کراچی نمبر ۵
4. بیت الکتب گلشن اقبال نمبر ۲ کراچی
5. قاری عبد الحلیم تاجران اسلامی کتب مدینہ مسجد فیڈرل بی ایریا نمبر ۱۰ کراچی
6. مکتبہ عمر فاروق مقابل جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی کراچی
7. کتب خانہ مجیدیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان
8. کتب خانہ رشیدیہ راجہ بازار راولپنڈی

نے اپنے کتا ہونے کا اقرار کیا ہے۔

ہزار کتوں کی طرح ایک کتا ؟

مولوی احمد رضا بریلوی اپنے بارے میں یوں فرماتے ہیں۔

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضا ٭ تجھ سے کتے ہزار پھرتے ہیں ٭

(حدائق بخشش ج ا صـ ۴۴ مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی)

اب میں رضاخانی ملاں سے پوچھتا ہوں کہ مولوی احمد رضا خاں نے مذکورہ بالا شعر میں اپنے کتے ہونے کا اعتراف ہی نہیں کیا بلکہ خود کو ہزاروں دیگر کتوں کی مانند قرار دیا ہے ۔

اب میں احمد رضا خاں کے ازناب سے پوچھتا ہوں ۔

۱۔ کہ یہ شعر اپنے مفہوم کے اعتبار سے درست ہے تو احمد رضا خاں کو کتا کہو۔

۲۔ اگر احمد رضا خاں کو کتا نہیں کہتے اور نہ ہی تسلیم کرنے کو دل مانتا ہے تو پھر صاف کہو کہ احمد رضا خاں بریلوی جھوٹے اور کذاب ہیں ۔

۳۔ بصورت اول تمہارا معتقد اکتا ہے۔

۴۔ بصورت ثانی تمہارا معتقد اکذاب ہے۔

۵۔ کتا معتقدا نہیں ہو سکتا ۔

۶۔ کذاب بھی معتقدا نہیں ہو سکتا ۔

بنابریں آئندہ کے لئے احمد رضا خاں کی اتباع کا قلادہ اتار کر پھینکنے کا عزم کرو اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وابستگی اختیار کر کے حلقہ بگوش اسلام ہو جاؤ ۔

اب میں چند اقتباس اور بھی نقل کرتا ہوں کہ جن سے مولوی احمد رضا خاں بریلوی